14367 ـ كيا كفار كى چورى كرنى جائز ہے ؟

سوال

كيا كفار كے ملك ميں بسنے والے مسلمان كے ليے كفار كا مال چرانا حرام ہے؟
حقيقتا وہ شخص جس كے متعلق ميں بات كر رہا ہوں وہ شديد قسم كى بھوك سے دوچار نہيں، اور اسى طرح چورى كردہ اشياء كى اسے ضرورت بھى نہيں ہے، اس طرف اشارہ كرنا ضرورى ہے كہ اس ملك ميں كسى بھى فرد كے ليے مسلمان كى حيثيت ميں بسنا كسى حد تك ممكن ہے، اور اسى طرح اس ميں غلبہ قوى نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

كوئى شخص بھى اس سے جاہل نہيں كہ چورى كرنا كبيرہ گناہوں ميں شامل ہوتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالى نے چورى كى حد ہاتھ كاٹنا مقرر كى ہے، اور شريعت اسلاميہ نے اس ميں عورت اور مرد كے مال ميں كوئى فرق نہيں كيا، اور نہ ہى چھوٹے اور بڑے كے مال ميں كوئى فرق كيا ہے، اور نہ ہى مسلمان اور كافر كے مال ميں فرق كيا ہے، شريعت اسلاميہ نے اس سے صرف حربى كافر كے اموال كو مستثنى كيا ہے يعنى جو كافر مسلمانوں كے خلاف جنگ كرے اس كے مال ميں اور مسلمان كے مال ميں فرق ہے.

مسلمان كو چاہيے كہ وہ امانت اور معاہدہ پورا كرنے اور اخلاق حسنہ ميں ايك مثال قائم كرے، مسلمانوں كا ان صفات سے متصف ہونا بہت سے كفار كے قبول اسلام كا سبب بنا، جب ان كفار نے اسلام كے محاسن اور اہل اسلام كى اخلاق كو ديكھا تو قبول اسلام ميں كسى قسم كا تردد نہ كيا.

جو مسلمان كفار كا مال حلال سمجھتا ہے، چاہے وہ مسلمانوں كے ملك ميں ہو يا كفار كے ملك ميں وہ اسلام اور مسلمانوں كى شہرت كو خراب كرنے ميں كفار كے ليے عظيم خدمت سرانجام دے رہا ہے، اور اس سے وہ اسلام ميں طعن و تشنيع كرنے ميں مدد كر رہا ہے.

مسلمان شخص جب كفار ممالك ميں داخل ہوتا ہے تو وہ ايك معاہدے اور امن ـ جو ملك ميں داخل ہونے كےليے ويزہ كى شكل ميں ہوتا ہے ـ كے ساتھ داخل ہوتا ہے، لہذا جب وہ كفار كا مال ناحق ليتا ہے، تو چوروں ميں شامل ہونے كے علاوہ اپنے معاہدے كى خلاف ورزى كر رہا ہے.

اور ان کا جو مال چرایا جائے گا وہ حرام ہے، حدیث شریف میں ہے کہ:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہم جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ رہے اور انہیں قتل کر کے ان کا مال لے لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کر لیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسلام تو میں قبول کرتا ہوں، لیکن مال کے بارہ میں میں کچھ نہیں"

اور ابو دواود کی روایت میں ہے کہ:

" رہا اسلام تو وہ ہم نے قبول کر لیا، لیکن مال وہ غدر اور دھوکہ کا مال تھا اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2583) سنن ابو داود حدیث نمبر (2765) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (2403) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور رہا مال تو میں اس سے کچھ نہیں" یعنی میں اسے کچھ نہیں کہتا کیونکہ وہ دھوکہ سے حاصل کیا گیا ہے.

اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ:

امن کی حالت میں دھوکہ دہی کے ساتھ کفار سے مال لینا حلال نہیں ہے؛ کیونکہ ساتھی ایك دوسرے کے ساتھ امانت پر ساتھی بنتے ہیں، اور امانت اس کے مالك کے سپرد کی جاتی ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، اور کفار کے اموال تو صرف جنگ اور غلبہ حاصل کرنے پر حلال ہوتے ہیں، اور ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اس کے پاس اس امکان کے پیش نظر رہنے دیا کہ اس کی قوم مسلمان ہو جائے اور یہ مال انہیں واپس کردے.

دیکھیں: فتح الباری (5 / 341).

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جب مسلمان شخص دار الحرب میں امان کے ساتھ داخل ہو جائے .. اور ان کے کسی مال پر قادر ہو تو اس کے لیے اسے لینا جائز نہیں چاہے وہ مال قلیل ہو یا کثیر؛ کیونکہ جب اسے ان کی جانب سے امان حاصل ہے تو پھر وہ بھی اس کی جانب سے امان میں ہیں.

اور اس لیے بھی کہ ان کی امان میں رہتے ہوئے اس کے لیے وہی مال حلال ہے جو مسلمانوں اور اہل ذمہ کے مال

سے حلال ہے، کیونکہ مال کئی وجوہات کی بنا پر ممنوع ہے.

پہلی وجہ مالك کا مسلمان ہونا.

دوسری: اہل ذمہ کا مال.

تیسری: اس شخص کا مال جسے ایك مدت تك امان حاصل ہو، تو وہ اہل ذمہ کی طرح ہی ہے، اس مدت میں اس کے مال سے ممانعت رہے گی.

دیکھیں: کتاب الام (4 / 284).

اور سرخسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ان (کفار) سے امن طلب کرنے والے مسلمان شخص کے لیے ان سے غدر کرنا مکروہ ہے کیونکہ غدر حرام ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" قیامت کے روز ہر غدار کے پاس جھنڈا لگایا جائے گا جس سے اس کا غدر پہچانا جائے گا"

لہذا اگر اس نے ان سے غدر کیا اور ان کا مال لے کر دار اسلام منتقل کر دیا تو علم ہونے پر اس سے خریدنا مکروہ ہے، کیونکہ وہ مال برے اور خبیث طریقہ سے کمایا گیا ہے، اور اس سے یہ مال خریدنا اس طرح کے سبب میں معاونت ہے، جو کہ مسلمان کے لیے مکروہ ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جب اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ان کا مال لے کر مدینہ آئے اور اسلام قبول کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مال کا خمس لے لیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آپ کا اسلام تو قبول ہے، لیکن تیرا مال غدر کا ہے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں"

دیکھیں: المبسوط (10 / 96).

واللہ اعلم .